۱۵ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو بعد نمازِ عصر ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 167)

توبہ کی قبولیت کی علامات

- اِنسان سے پہلے زمین پر جِنّات رہتے تھے 02
- ”میرا شوہر میرے ماں باپ کو کھا گیا“ کہنا کیسا ؟ 06
- کیا رمضانُ المبارک میں غصہ حرام ہے؟ 13
- عاجزی کے طور پر خود کو شیطان کہنا 14

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

توبہ کی قبولیت کی علامات[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۵ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بِن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عَرض کی: میں اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صَرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ تمہاری فکریں دور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

توبہ کی قبولیت کی علامات

سُوال: میں اللہ پاک سے اپنی غلطیوں کی مُعافی مانگتا ہوں۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ مجھے کیسے پتا چلے گا کہ اللہ پاک نے مجھے مُعاف کر دیا ہے؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ توبہ قبول ہونے کے بارے میں فائنل نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ یہ علامات ہیں کہ بندہ گناہ سے توبہ کرنے کے بعد مطمئن ہو کر نہ بیٹھا رہے بلکہ اس کا دِل خوشی سے خالی ہو اور ڈرتا رہے کہ پتا نہیں کیا ہو گا؟ کہیں عذاب نہ ہو جائے۔ اِسی طرح نیک لوگوں سے قریب اور بُرے لوگوں سے دُور ہو رہا ہے، بُری صحبت سے بچ کر اچھی صحبت اِختیار کر رہا ہے، نیکیوں میں آگے بڑھ رہا ہے اگر اِس طرح کی کیفیات اور علامات ہیں تب تو اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھتے ہوئے اُمید کی جا سکتی ہے کہ اللہ پاک نے اس کا گناہ مُعاف فرما کر توبہ قبول فرما لی ہے۔ (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) مکتبۃ المدینہ کی کتاب "توبہ کی رِوایات و حکایات" کے صفحہ 49 اور 50 پر ہے

1 ...... یہ رِسالہ ۱۵ رَمضانُ الْمُبارَک ۱۴۴۱ھ بمطابق 9 مئی 2020 کو بعد نمازِ عصر ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی صفۃ اوانی الحوض، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵۔

www.dawateislami.net

کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک عالم سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی توبہ کرے تو کیا اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوئی ہے یا نہیں؟ فرمایا: اس میں حکم نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ اس کی علامت ہے: اگر اپنے آپ کو آئندہ گناہ سے بچتا دیکھے اور یہ دیکھے کہ دِل خوشی سے خالی ہے، نیک لوگوں سے قریب ہو اور بُروں سے دُور رہے، تھوڑی دُنیا کو بہت سمجھے اور آخرت کے بہت عمل کو تھوڑا جانے۔ دِل ہر وقت اللہ پاک کے فرائض میں مشغول رہے، زبان کی حفاظت کرے اور ہر وقت غور و فکر کرے، جو گناہ کر چکا ہے اس پر غم، غصہ اور شرمندگی محسوس کرے تو سمجھ لو کہ توبہ قبول ہو گئی۔[1] ایک رِوایت ”جہنم میں لے جانے والے اَعمال“ کتاب میں کچھ یوں ہے کہ ایک شخص کی گناہ کرنے کے بعد کیفیت تبدیل ہو گئی اور وہ ندامت اور شرمندگی کی وجہ سے اِدھر اُدھر دوڑنے لگا۔ اللہ پاک کو اس کی یہ ندامت و شرمندگی اِس قدر پسند آئی کہ اس کی توبہ قبول فرما کر اسے صِدِّیقین میں شامل فرما دیا۔[2] اللہ پاک ہمیں بھی ایسی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اِنسان سے پہلے زمین پر جِنّات رہتے تھے

سُوال: شیطان کب سے ہے؟ نیز یہ کب مَرے گا؟

جواب: شیطان کو موت آئے گی۔ البتہ اس کے مَرنے میں ابھی بہت دیر ہے۔ اسے پیدا ہوئے لاکھوں سال ہو گئے ہوں گے۔ یہ جِنّ ہے اور حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے بھی پہلے کا ہے۔[3] (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) اِنسان سے پہلے زمین پر جنات تھے۔ جس طرح مختلف قوموں پر عذاب آتا رہا اِسی طرح جنات کی بھی مختلف قوموں پر عذابات کا سلسلہ رہا۔ ”جب جنات کی ایک قوم پر عذاب ہوا جس میں شیطان بھی تھا تو فرشتے اسے مَشِیَّتِ اِلٰہی سے اپنے

---

1 ......مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص ۲۹۔

2 ......الزواجر عن اقتراف الکبائر، خاتمۃ فی التحذیر من جملۃ المعاصی صغیرھا وکبیرھا، ۱/ ۳۰۔ جہنم میں لے جانے والے اعمال (مترجم)، ۱/ ۶۷۔

3 ......حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللهُ عَنْہُمَا سے مَروی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے زمین پر جنات رہتے تھے۔ اُنہوں نے زمین پر فساد بَرپا کیا اور خونریزی کی۔ جب انہوں نے زمین میں فساد پھیلانے کو اپنا وتیرہ بنالیا تو اللہ پاک نے ان پر فرشتوں کے لشکر بھیجے جنہوں نے انہیں مارا اور سمندری جزیروں کی طرف بھگا دیا۔ (تفسیر درمنثور، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۰، ۱/ ۱۱۱)

www.dawateislami.net

ساتھ لے گئے۔"[1] یوں اس نے فرشتوں کے دَرمیان اپنا وقت گزارا۔ نیز یہ تاریخ بھی پڑھتا رہا اور فرشتوں میں وَعظ کہنے لگ گیا۔ یہ سب مَشِیَّتِ اِلٰہی تھی کہ اسے کہاں سے کہاں تک لے جایا گیا۔" پھر اس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی اور مَردود ہو گیا۔"[2]

اُمّت سے بے پناہ محبت

سُوال: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمَّت سے کتنی محبت فرماتے تھے؟ (محمد مظہر عطاری، گجرات)

جواب: اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف میں اِرشاد فرمایا: ﴿عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾[3] ترجمۂ کنز الایمان: "جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔" ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تھے کہ اُمَّت مَشَقَّت میں نہ پڑے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز ادا فرماتے ہوئے کسی بچے کے رونے کی آواز آتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شفقت اور محبت کی وجہ سے اپنی نماز مختصر فرما دیا کرتے تاکہ بچے کی ماں جلدی سے اس کے پاس چلی جائے اور ماں، بچے دونوں کو قرار نصیب ہو جائے۔[4] اَحادیثِ مُبارکہ میں ہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمَّت کی بَخشش و مَغفرت کے لیے اپنے رَب کے حضور رویا کرتے تھے۔[5] اس سے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمَّت سے محبت و شفقت اور پیار کا اِظہار ہوتا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دُعا قیامت کے دِن کے لیے باقی رکھی ہے اِنْ شَآءَ اللہ اس کے ذَریعے اپنے رَب سے اپنی اُمَّت کی بخشش کروائیں گے۔[6] آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمَّت سے بے پناہ محبت کرنے کے بے شمار واقعات ہیں جنہیں پڑھ کر پتا چلتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمَّت سے کس قدر

---

1. تفسیر طبری، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۴، ۱/ ۲۶۳، حدیث: ۶۹۸۔
2. کتاب العظمۃ، ذکر الجن و خلقھم، ص۴۳۰، رقم: ۱۱۴۳۔
3. پ۱۱، التوبۃ: ۱۲۸۔
4. مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ فی تمام، ص۱۹۴، حدیث: ۱۰۵۶۔
5. مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لامتہ وبکائہ شفقۃ علیھم، ص۱۰۹، حدیث: ۴۹۹۔
6. مسلم، کتاب الایمان، باب اختباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ الشفاعۃ لامتہ، ص۱۰۷، حدیث: ۴۸۷۔

www.dawateislami.net

محبت فرماتے تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے

جہنم ساتویں زمین کے نیچے ہے

سُوال: جہنم ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ ساتویں زمین کہاں ہے؟

جواب: جس زمین پر ہم ہیں اس کے نیچے دوسری زمین ہے پھر اس کے نیچے تیسری، اس طرح ساتویں زمین ہے۔ یہ تحتُ الثریٰ کہلاتی ہے۔ اب اللہ پاک بہتر جانتا ہے کہ جہنم ساتویں زمین کے نیچے کتنی گہرائی میں ہے۔

دُرُودِ پاک پڑھنے کی بَرَکتیں

سُوال: دُرُودِ پاک پڑھنے کی کتنی بَرَکتیں ہیں؟

جواب: دُرُودِ پاک پڑھنے کی بے شمار بَرَکتیں ہیں۔ ایک بار دُرُودِ پاک پڑھنے پر اللہ پاک 10 رَحمتیں بھیجتا ہے۔[1] یوں ہم تھوڑی سی کوشش کرنے پر 10 رَحمتوں کے حقدار بن سکتے ہیں، اللہ پاک کی ایک رَحمت بھی کوئی شمار نہیں کر سکتا تو پھر 10 رَحمتوں کیا عالَم ہو گا۔ اللہ پاک کی جس پر ایک رَحمت بھی ہو گی اُس کا بیڑا پار ہو گا۔ دُرُود شریف کے فَضائل بہت زیادہ ہیں۔ "ضیائے دُرُود و سلام"[2] رِسالے میں 40 فضائل لکھے ہوئے ہیں۔ اِس کے علاوہ بھی عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام نے دُرُود شریف کے فَضائل پر بہت ساری کُتب تحریر فرمائی ہیں۔

نیک میاں بیوی جنّت میں ایک ساتھ رہیں گے

سُوال: جنّت میں مَردوں کو حوریں ملیں گی تو عورتوں کو کیا ملے گا؟

---

1 ...... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعد التشھد، ص ۱۷۲، حدیث: ۹۱۲۔

2 ...... "ضیائے دُرُود و سَلام" یہ رِسالہ 16 صفحات پر مشتمل امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اپنا تحریر کردہ ہے، اِس رسالے میں 40 اَحادیثِ مُبارکہ دوسروں تک پہنچانے کی فضیلت، دُرُود شریف کے فَضائل پر مبنی 40 اَحادیثِ مُبارکہ، دُرُود نہ پڑھنے کے نقصانات پر 8 فرامینِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دُرُودِ پاک پڑھنے کے فَضائل پر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے 5 اِرشادات ہیں۔

(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

جواب: اگر میاں بیوی مسلمان ہیں اور ان کا اِیمان پر خاتمہ ہوا ہے تو وہ دونوں جنَّت میں ایک ساتھ رہیں گے۔[1] البتہ کسی عورت کا شوہر مَعَاذَ اللہ جہنم میں چلا گیا تو اس عورت کا نکاح کسی اور جنتی مَرد کے ساتھ کر دیا جائے گا۔

والدین کی جتنی بھی خدمت کی جائے کم ہے

سوال: کیا خدمت گزار بیٹا وہی کہلائے گا جس کی بیوی اس کے والدین کی خدمت کرے؟ (شہریار پور)

جواب: خدمت گزار بیٹا وہی ہے جس کی بیوی اپنے ساس سُسر کی خدمت کرے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ البتہ عُرف یہی ہے کہ بہو اَخلاقی طور پر اپنے ساس سُسر کی خدمت کرے۔ بیوی پر ایک دائرے میں رہتے ہوئے اپنے شوہر کی خدمت کرنا بھی واجب ہے۔ اب شوہر کی خواہش ہے کہ میری بیوی میرے ماں باپ کی خدمت کرے تو اگر بیوی ثواب کی نیت سے اپنے شوہر کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ساس سُسر کی خدمت کرے گی تو ثواب کی حقدار بنے گی۔ یاد رَکھیے! جس طرح اپنے ماں باپ کے حقوق ہوتے ہیں بعینہٖ یعنی اسی طرح ساس سُسر کے حقوق نہیں ہوتے لیکن عُرف یہی ہے کہ بیٹے کی بیوی ساس سُسر کی خدمت کرتی ہے لہٰذا یہ اچھا اور ثواب کا کام ہے۔ اگر کوئی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اچھی نیت سے کسی عام مسلمان کی بھی دِل جوئی کرتا ہے تو ثواب کا حق دار ہوتا ہے جبکہ ساس سُسر سے تو ایک طرح سے رِشتہ بھی قائم ہو گیا ہے لہٰذا ان کی خدمت کرنی چاہیے۔ یاد رَکھیے! بیوی کے اپنے ساس سُسر کی خدمت کرنے سے بیٹا اپنے ماں باپ کی خدمت سے دَست بَردار نہیں ہو سکتا۔ بیٹا اپنے والدین کی جو خدمت کر سکتا ہے وہ بہو نہیں کر سکے گی لہٰذا بیٹا اور بہو دونوں کو خدمت کرنی چاہیے۔ ماں باپ کی جتنی بھی خدمت کی جائے اور جتنا بھی خیال رکھا جائے وہ کم ہے۔

ساس سُسر کا بہو پر سختی کرنا دُرُست نہیں

سوال: اگر بہو خدمت کرنے میں کوتاہی کرتی ہے تو کیا ساس سُسر سختی کر سکتے ہیں؟[2]

---

1 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات... الخ، ام سلمۃ ام المومنین، ۴/۴۰۱۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

جواب: اگر بہو خدمت کرنے میں کوتاہی کرتی ہے تو ساس سُسر کا اس پر سختی کرنا دُرُست نہیں ہے۔ بہو، ساس سُسر، نند اور دیور جیٹھ کی جو خدمت کر رہی ہے، ماسی نہ ہونے کی صورت میں ان سب کے کپڑے دھو رہی ہے یہ سب تبرعاً اور ایک طرح سے اِحسان کر رہی ہے۔ اب اِن کاموں میں کوتاہی کی وجہ سے کوئی اس پر سختی کرے گا تو یہ اس پر ظلم ہو گا۔ ساس سُسر اپنی بہو کو ایسی شفقت اور محبت دیں کہ خود ہی اس کی سُستی دُور ہو جائے اور اگر یہ پہلے آپ کی خدمت مروت اور اپنا گھر بچانے کے لئے کر رہی تھی تو اب دِل سے آپ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے والی بن جائے۔

بیوی اپنے شوہر اور ان کے گھر والوں کی دِل جوئی کی نیت کرے

سوال: بیوی اپنے شوہر کے گھر والوں کی خدمت کرنے میں کیا نیت کر سکتی ہے؟[1]

جواب: بیوی اپنے شوہر اور ان کے گھر والوں کی دِل جوئی کی نیت کر سکتی ہے۔

”میرا شوہر میرے ماں باپ کو کھا گیا“ کہنا کیسا؟

سوال: ”میرا شوہر میرے ماں باپ کو کھا گیا“ ایسا کہنا شرعاً کیسا؟

جواب: یہ اس شوہر کے بارے میں کہا جاتا ہو گا جس نے اپنی بیوی کے ماں باپ سے پیسے کھا کھا کر انہیں کنگال کر دیا ہو گا۔ ظاہر ہے اپنے ساس سُسر سے پیسے کھینچنا ناجائز و حرام ہے اور ایسا کرنے والا گناہ گار ہے۔ آم کا سیزن آجائے تو لڑکے والوں کو چاہیے کہ لڑکی والوں سے آم کی پیٹیاں نہ لیں۔ اگر بیٹی والے اپنی بیٹی کو سُسرال والوں کے شر سے بچانے، اس کا گھر بسانے کے لیے سُسرال میں عمدہ آم کی پیٹیاں بھیج رہے ہیں تاکہ سُسرال والے ہماری بیٹی کو یہ طعنہ بھی نہ دیں کہ تمہارے ماں باپ نے سڑے ہوئے آم بھیج دیئے ہیں تو یہ رِشوت ہے اور سُسرال والوں کے لئے اس کا کھانا حرام ہے۔ لہٰذا جو گھرانے بہو کے ماں باپ کے گھر سے آم کی پیٹیاں آنے کا اِنتظار کر رہے ہیں وہ آگ کھانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ذرا غور تو کیجئے! جن والدین کے پاس پیٹ بھر کر کھانے کے لئے نہیں ہوتا وہ کہاں سے بیٹی کے سُسرال میں آم کی پیٹیاں بھیجیں گے؟ یاد رکھیے! ہر فرد مالدار نہیں ہوتا، بعض سفید پوش لوگ بڑی مشکل سے گزر بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کے

---

[1] ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

پاس مہینے کی آخری تاریخوں میں پیسے نہیں ہوتے ہوں گے۔ غربت کی وجہ سے اپنے کپڑوں پر خود ہی اِستری کر کے تھوڑا ٹیپ ٹاپ سے نظر آنے والے بے چارے اندر سے ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں، یہ بیٹی کے سُسرال میں کس طرح آم وغیرہ کی پیٹیاں دیتے ہوں گے؟ اور اس کے لئے نہ جانے کیا کیا کرتے ہوں گے؟ تب جاکر یہ آموں کی پیٹی بہو کے ماں باپ کے گھر سے بددُعا کا لفافہ اوڑھ کر آتی ہو گی۔ اب لڑکی والے سُسرالیوں سے یہ تو نہیں بولیں گے کہ ہم اپنی بیٹی کا گھر بسانے اور اسے دُکھوں سے بچانے کے لئے دے رہے ہیں۔ بظاہر یہ خوشی خوشی اور مسکراتے ہوئے دے رہے ہوتے ہیں مگر اندر سے ان کا دِل ٹوٹا ہوا ہو گا لہٰذا اِس طرح کے رواج ختم ہونے چاہئیں۔ کیا تم بہوں کے ماں باپ کے گھر سے آنے والی آم اور املیوں کی پیٹیوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہو؟ یہ کیا کم ہے کہ انہوں نے برسوں پرورش کر کے اپنی وہ بیٹی تمہارے حوالے کر دی ہے جسے وہ کروڑوں، اَربوں میں بھی کسی کو دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔

ہاں! اگر واقعی لڑکی والے بغیر رَنج کے خوشی سے دیتے ہیں اور بیٹی کو سُسرالیوں کے شر سے بچانا بھی مقصود نہیں ہے تو دینے میں حرج نہیں لیکن اِس طرح دینا بہت دُور کی بات ہے۔ میرا اپنا واقعہ ہے کہ ایک بار میرے سُسرال والوں کی طرف سے کسی حوالے سے مجھے تحائف آئے مگر میں نے واپس کر دیئے۔ میرے سُسرال والوں کی تحائف کے ذَریعے مجھے سیٹ کرنے کی کیا نیت ہو گی؟ میں تو پہلے سے ہی سیٹ ہوں۔ بہرحال اگر اچانک سُسرال والوں کی طرف سے بہت سارے تحائف آجائیں تو بندہ سوچے گا تو سہی کہ یہ کیوں آئے ہیں؟ (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) مبالغے کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ ماں باپ اپنی بچی کا گھر بچانے کے لیے خود کو بھی بیچ دیتے ہیں۔ شادی کے بعد بیوی کے نان نفقے کی ذِمّہ داری شوہر پر ہے لہٰذا شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے ماں باپ کو تنگ نہ کرے اور اپنا گھر خود ہی سنبھالے۔ "لڑکی والوں نے کیا دیا ہے؟ لڑکی والوں نے کچھ نہیں دیا" اِس طرح کے جملے اپنی زندگی سے نکال کر اپنے اندر خودداری پیدا کیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کو خودداری عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شوہر پر بیوی کا نان نفقہ واجب ہوتا ہے

سوال: اگر کسی کی ماہانہ آمدنی 15 ہزار روپے ہو تو کیا وہ شادی کر سکتا ہے؟

جواب: شادی کے لئے ماہانہ 15 ہزار روپے آمدنی ہونا ضَروری نہیں ہے۔ البتہ اس پر اپنی بیوی کا نان نفقہ یعنی روٹی کپڑا، مکان اور ضَروریاتِ زندگی کی چیزیں دینا واجب ہو گا۔[1] بہر حال بندہ خود ہی غور کر لے کہ شادی پر کتنا خرچہ ہو گا؟ اگر آپ شادی دھوم دھام سے میرج ہال میں کرنا چاہتے ہیں تو ہال کا کرایہ اور ایڈوانس معلوم کر لیجئے اس سے پتا چل جائے گا کہ 15 ہزار روپے میں کیا کیا ہو سکتا ہے؟ البتہ لڑکی والوں کا ذہن سنّت کے مطابق شادی کرنے کا ہے تو سب ہو سکتا ہے، کیونکہ شوہر پر نکاح میں مہر واجب ہوتا ہے اور یہ بھی نقد دینا واجب نہیں، اُدھار بھی رکھ سکتے ہیں۔ اگر شوہر کے پاس پہلے سے گھر موجود ہے، جہاں چار آدمی رہ رہے ہوتے ہیں تو وہاں پانچویں بھی آجائے گی تو وہ بھی پَل جائے گی اور اس کے آنے سے کوئی زیادہ خرچہ نہیں ہو گا۔ بیوی کے لئے جہیز اُس کی امی بھیج دیتی ہے۔ دَراصل شادی کرنے کا کوئی زیادہ خرچہ نہیں ہوتا، بس اس میں اِیجاب و قبول اور مہر واجب ہوتا ہے۔ باقی جو لوگ شادی کے نام پر کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں یہ غریبوں کے لئے مشکلات کھڑی کر رہے ہوتے ہیں۔ (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) بعض لڑکے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جو لڑکی والوں پر کچھ بھی بوجھ نہیں ڈالتے، یہاں تک کہ فرنیچر وغیرہ بھی خود ہی لے لیتے ہیں۔

بھول کر نمازِ تَراویح کی تین رَکعتیں پڑھنے کا حکم

سوال: اگر بھولے سے نمازِ تَراویح کی تین رَکعتیں پڑھ لیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بھول کر نمازِ تَراویح کی تین رَکعتیں پڑھ لیں تو دوبارہ پڑھنی ہوں گی۔[2]

---

1 ...... دُرِّمختار، کتاب الطلاق، باب النفقة، ۵/ ۲۸۳۔ بہارِ شریعت، ۲/ ۲۶۰، حصہ: ۸۔

2 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ۲/ ۵۷۹۔ فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۸۰۔ اِسی طرح کا ایک سُوال مع جواب فتاویٰ رضویہ سے پیشِ خدمت ہے: **سُوال:** دو رَکعت تراویح کی نیت کی قعدۂ اُولیٰ بھول گیا تین پڑھ کر بیٹھا اور سجدہ کیا تو نماز ہوئی یا نہیں اور ان رَکعتوں میں جو قرآن شریف پڑھا اس کا اِعادہ ہو یا نہیں اور چار پڑھ لیں تو یہ چاروں تراویح ہوئیں یا نہیں؟ **جواب:** صورتِ اُولیٰ میں مذہبِ اَصح پر نماز نہ ہوئی اور قرآنِ عظیم جس قدر اس میں پڑھا گیا اِعادہ کیا جائے۔ اور چار پڑھ لیں اور قعدۂ اُولیٰ نہ کیا تو مذہبِ مُفتیٰ بہ پر یہ چاروں دو ہی رَکعت کے قائم مقام گنی جائیں گی باقی اور پڑھ لے اور دونوں قعدے کیے تو قطعاً چاروں رَکعتیں ہو گئیں۔ چار رَکعت نفل دو قعدوں اور ایک سلام سے جائز ہیں اور کوئی کراہت نہیں ہے تاہم نفل دو دو پڑھنا افضل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۵۶۷ ملتقطاً)

www.dawateislami.net

بچوں میں طاقت ہونے کی صورت میں انہیں روزہ رکھنے دیجیے

سوال: میری عمر سات سال ہے، میں روزہ رکھنا چاہتی ہوں مگر میری مما مجھے روزہ نہیں رکھنے دیتی۔ ایسی صورت میں کیا مجھے ان کی بات ماننی چاہیے؟ (پھلوال عطاریہ، بہاولپور)

جواب: اگر بچے یا بچی کی عمر سات سال کی ہو گئی ہے اور واقعی کوئی وجہ نہیں ہے تو ماں باپ یہ توہمات نہ پالیں کہ یہ کمزور ہو جائیں گے، روزہ بَرداشت کر سکیں گے یا نہیں۔ حدیثِ پاک میں سات سال کے بچوں کو نماز کا حکم دینے کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔[1] اگر آپ سات سال کی ہو گئی ہیں تو آپ کی امی کو چاہیے کہ وہ آپ کو روزہ رکھنے دیں۔ ماں باپ کو چاہیے کہ جو بچے روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں انہیں سارے روزے رکھوائیں۔ اپنے توہمات کی وجہ سے ان کے روزے مَت تڑوائیں۔ بچوں کو روزہ رکھنے سے تھوڑی بہت کمزوری تو آتی ہے، یہ تو بڑوں کو بھی آ جاتی ہے، بڑے بھی شام کے وقت کمزوری محسوس کر رہے ہوتے ہیں مگر جب مغرب کے ٹائم روزہ اِفطار کرتے ہیں تو جسم میں طاقت آ جاتی ہے۔

10 سال کی عمر میں نماز روزے کی پابندی کرنی چاہیے

سوال: کیا نمازِ تَراویح میں 20 رکعتیں پڑھنا فرض ہے؟ (چھوٹی بچی، فاطمہ)

جواب: سنَّت (مؤکدہ) ہے۔[2] اگر 10 سال کی بچی نابالغہ ہے تو اس پر سنَّت بھی نہیں۔ البتہ اتنی عمر ہو گئی ہے تو نماز، روزے کی پابندی کرنی چاہیے۔

محمد مجتبیٰ نام رکھ سکتے ہیں

سوال: کیا محمد مجتبیٰ نام رکھ سکتے ہیں؟ (سید خرم عطاری، کراچی)

---

1 ...ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء متی یومر الصبی بالصلاۃ، ۱/۴۱۶، حدیث: ۴۰۷۔

2 ...دُرِّمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/۵۹۷۔ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَلْقِیَامُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ سُنَّةٌ لَا یَنْبَغِیْ تَرْکُهَا یُصَلِّیْ اَهْلُ کُلِّ مَسْجِدٍ فِیْ مَسْجِدِهِمْ کُلَّ لَیْلَةٍ سِوَی الْوِتْرِ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً یعنی رَمَضانُ المبارک میں تراویح پڑھنا سُنَّت ہے، اس کا ترک جائز نہیں۔ ہر مسجد والے اپنی اپنی مَساجِد میں رَمَضانُ المبارک کی ہر رات میں وِتر کے علاوہ 20 رَکعت نمازِ تَراویح ادا کریں۔ (فتاویٰ قاضی خان، کتاب الصوم، باب التراویح، فصل فی مقدار التراویح، ۱/۱۱۲)

www.dawateislami.net

جواب: رکھ سکتے ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عاشقِ مدینہ تھے

سوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب مدینے شریف حاضر ہوتے تو آپ کا اندازِ اَدب کیا ہوتا تھا؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مدینے پاک میں ہی رہتے تھے۔ اَدب کا انداز یہ تھا کہ آپ پاؤں میں چپل نہیں پہنتے تھے۔[1] مدینے کی سر زمین پر سواری پر سوار ہونے کے بجائے پیدل چلتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے تھے کہ کیا میں اس سر زمین کو اپنے گھوڑے کی ٹاپوں سے روندوں جس پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم مبارک لگے ہیں؟[2] اُس وقت مدینے شریف کی جو حدود تھی اُس سے باہر قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔[3] تاہم جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیمار ہوتے تو مجبوری ہوتی۔ اب تو مدینے شریف کی حدود بہت وَسیع ہو گئی ہے یعنی پوری مسجد نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قدیم مدینہ ہے۔ البتہ اُس وقت مسجدِ نبوی شریف کی توسیع میں قدیم مدینے شریف کا حصہ شامل ہوا تھا یا نہیں یہ مجھے پتا نہیں ہے؟ فی الحال مدینے شریف میں کافی توسیع ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اُس دور میں مدینے شریف سے باہر جانا دُشوار نہ ہوتا ہو۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مدینے شریف اور اَحادیثِ مُبارکہ کا بہت اَدب کرتے تھے، یہ ان کا حصہ تھا۔ اللہ کریم ہمیں بھی حقیقی عاشقِ رَسُول بنائے اور مدینۂ پاک اور اَحادیثِ مُبارکہ کا اَدب واِحترام نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بڑی عمر والوں کو بھی قرآنِ پاک دُرست پڑھنا سیکھنا چاہیے

سوال: میری دادی کی عمر زیادہ ہے، وہ قرآنِ پاک دُرست نہیں پڑھ پاتیں لیکن اِس کے باوجود وہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتی ہیں، یہ اِرشاد فرمائیے کہ کیا اس عمر میں بھی ان پر قرآنِ پاک سیکھنا ضروری ہے؟

جواب: قرآنِ پاک دُرست سیکھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ بڑی عمر ہونے سے کیا مُراد ہے؟ ایک عمر تو وہ ہوتی

1 ......طبقات الکبری، الامام مالک بن انس، ۱/ ۷۶۔

2 ......الشفا، القسم الثانی فیما یجب علی الانام، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل و من اعظامہ، ۲/ ۵۷۔

3 ......بستان المحدثین، ص۱۹۔

www.dawateislami.net

ہے جس میں بندہ بستر پر ہی بول و براز کر رہا ہوتا ہے اور اسے ہوش بھی نہیں ہوتا یہ ایک الگ چیز ہے۔ البتہ آپ کی دادی قرآنِ کریم پڑھ رہی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہوش و حواس میں ہیں لہٰذا انہیں اس عمر میں بھی قرآنِ پاک سیکھنا چاہیے کہ اگر کوشش کریں گی تو سیکھ سکتی ہیں۔

دُنیا میں جنَّت کی خوشبو

سوال: دُنیا میں کوئی جنّتی خوشبو ہے؟

جواب: دُنیا میں جنَّت کی خوشبو سے بھی اعلیٰ خوشبو تو ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینے شریف کی ہے اور دو شہزادوں (یعنی حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما) کو سونگھنے والی رِوایت بھی ہے۔ (اس موقع پر مدنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) دونوں شہزادوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ دُنیا میں میرے پھول ہیں۔[1] ان کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونگھا کرتے تھے۔ "اِسی طرح بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو سونگھا کرتے اور فرماتے کہ مجھے ان سے جنَّت کی خوشبو آتی ہے۔"[2]

دوسرے کو حقیر جاننا تکبر ہے

سوال: تَکَبُّر عورت میں زیادہ ہوتا ہے یا مَرد میں؟

جواب: اِس بارے میں کبھی غور نہیں کیا۔ البتہ ہر مَرد اور ہر عورت میں تَکَبُّر نہیں ہوتا۔ یاد رَکھیے! اپنے سے دوسرے کو حقیر جاننا تَکَبُّر ہے۔ تَکَبُّر والی کیفیت عورت کی بھی ہو سکتی ہے اور مَرد کی بھی ہو سکتی ہے، مالدار کی بھی ہو سکتی ہے اور نادار کی بھی ہو سکتی ہے، عالِم کی بھی ہو سکتی ہے اور جاہل کی بھی ہو سکتی ہے۔ بہرحال اللہ کریم ہم سب کو تَکَبُّر سے بچائے۔ متکبرین کے لئے حدیثِ پاک میں وَعید ہے: جس کے دِل میں رائی برابر بھی تَکَبُّر ہوگا وہ جنَّت میں نہیں جائے گا۔[3] البتہ تَکَبُّر کرنے والا مسلمان ہے اور اس کا اِیمان پر خاتمہ ہوا ہے تو حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ اپنے گناہوں کی

---

1 ...... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، باب مناقب الحسن والحسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما، ۲/۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳۔

2 ...... معجم کبیر، ومن مناقب فاطمۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا، ۲۲/ ۴۰۰، حدیث: ۱۰۰۰۔ مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، کان النبی اذا رجع من السفر... الخ، ۴/ ۱۴۰، حدیث: ۴۷۹۱۔

3 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۲۶۵۔

www.dawateislami.net

سزا پانے کے بعد جنَّت میں جائے گا یا اللہ پاک چاہے گا تو اپنی رَحمت سے اسے بے حساب بھی بخش دے گا۔

عام آدمی کو دعوتِ اسلامی کا تعارف کروانے کا طریقہ

سوال: ایک عام آدمی کو کس طرح دعوتِ اسلامی کا تعارف کروایا جائے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اب دعوتِ اسلامی کی کافی شہرت ہو چکی ہے، موقع کی مُناسبت سے سامنے والے کی نفسیات کے مُطابق اسے دعوتِ اسلامی کا تعارف کروایا جا سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارا دعوتِ اسلامی سے تعلق ہے، اِس کی بَرَکت سے گناہوں سے بچت اور نیکیوں کی رَغبت ہوتی ہے۔ بہت سارے بے نمازی مَاشَآءَ اللہ نمازی اور سنتوں پر عمل کرنے والے بن گئے ہیں۔ نیز دِل میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں اِضافہ ہوتا ہے، مدینے کی حاضری کا شوق بھی بڑھتا ہے لہٰذا دعوتِ اسلامی کا تعارف کرواتے وقت اِس طرح کی بہت ساری باتیں کی جا سکتی ہیں۔ اگر آپ یوں کہیں گے کہ میں پہلے بہت فلمیں دیکھتا اور گانے سنتا تھا مگر اب دعوتِ اسلامی میں آکر فلمیں، گانے چھوڑ دیئے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ سامنے والا بھاگ جائے کہ یار یہ تو ہماری فلمیں اور گانے بھی چھڑا دے گا۔ افسوس! اب بعض گناہ لوگوں کی زندگی کا حصہ بن چکے ہیں، انہیں چھوڑنا مشکل ہوتا ہے۔ اِس لئے اگر آپ نئے اسلامی بھائی سے کہیں گے کہ عمامہ باندھ لو، داڑھی رکھ لو تو وہ کہے گا بالکل ابھی عمامہ پہن کر آتا ہوں لیکن وہ نہیں آئے گا اور آپ اس کا اِنتظار کرتے رہ جائیں گے لہٰذا آپ یہ بھی نہ پوچھیں کہ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ ویسے بھی نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھنا نہیں چاہیے کہ اگر بے نمازی ہوگا تو بول دے گا کہ نہیں پڑھتا تو یوں گناہ گار ہوگا کہ "گناہ کا اِظہار بھی گناہ ہے۔"[1]

نماز کی اِس طرح تَرغیب دِلائیں کہ میں فلاں مسجد میں نماز پڑھتا ہوں، وہاں فیضانِ سنَّت کا دَرس بھی ہوتا ہے، کبھی آپ بھی آئیں۔ اِسی طرح ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع، مدنی مذاکرے، مدنی چینل، مدنی قافلے اور مدنی اِنعامات کے تعلق سے تعارف کروائیں۔ جو اسلامی بھائی Active (یعنی چُست) ہوتے ہیں وہ موقع کی مُناسبت سے دعوتِ اسلامی کے کاموں کی باتیں کرتے ہوں گے اور کبھی رونگ نمبر بھی لگا دیتے ہوں گے جس سے بندہ بھاگ جاتا ہوگا۔ اِسی طرح

---

1 ……ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، مطلب: اذا اسلم المرتد هل تعود احسانه ام لا، ۲/ ۶۴۹۔

دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے والے نئے اسلامی بھائیوں کو بھی ڈیل کرنا نہیں آتا ہو گا اور یہ بھی گڑبڑ کر جاتے ہوں گے جس سے بندہ ٹوٹ جاتا ہو گا۔ اسلامی بہنیں بھی نئی اسلامی بہنوں سے ایک دَم پَردے کی بات نہ کیا کریں کیونکہ اگر یہ کسی نئی اسلامی بہن سے کہیں گی کہ بُرقع پہن لیجئے، میں آئندہ آپ کے لئے بُرقع لے کر آؤں گی تو پھر ہو سکتا ہے کہ آئندہ وہ بُرقع پہننے والی نظر نہ آئے۔

دکان پر کوئی اپنی چیز بھول جائے تو دکاندار کیا کرے؟

سوال: اگر کوئی Customer (یعنی خریدار) دکان پر اپنی کوئی چیز بھول جائے تو دکاندار کیا کرے؟

جواب: اِنتظار کرے اور دیکھے کہ کون بھول گیا ہے؟ نیز لکھ کر لگادے کہ "فلاں تاریخ کو کوئی اتنے وقت دکان پر اپنی چیز بھول گیا ہے، وہ نشانی بتا کر لے جائے۔" یعنی جتنا ممکن ہو کوشش کرے کہ مالک تک یہ خبر پہنچ جائے اور وہ اپنی چیز لے لے یا خود اسے جانتا ہے تو وہ چیز اس تک پہنچا دے۔ پھر اگر ممکنہ کوشش کرنے کے باوجود مالک ملنے کی بالکل اُمید ختم ہو جائے تو اب لقطے والی صورت بنے گی۔ اگر یہ خود فقیر ہے تو اسے اپنے لیے رکھ سکتا ہے، نہیں تو کسی فقیر کو دے دے(1) یا مسجد اور مدرسے کے چندے میں دے دے۔(2) اب اگر اس چیز کا مالک آگیا تو پھر اس کے الگ مَسائل ہیں۔

قمیص کی سائیڈ والی جیب میں مسواک رکھ سکتے ہیں

سوال: قمیص میں سامنے والی جیب نہ ہو تو کیا سائیڈ والی جیب میں مسواک رکھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں رکھ سکتے ہیں۔

کیا رَمَضانُ المبارک میں غصہ حرام ہے؟

سوال: کیا رَمَضانُ المبارک میں غصہ حرام ہے؟ (یوٹیوب کے ذَریعے سُوال)

جواب: غصہ کبھی بھی حرام نہیں کیونکہ بندے کا غصے پر اِختیار نہیں ہوتا، اسے کبھی بھی غصہ آجاتا ہے لہٰذا غصہ آنا

---

1 ...... فتاویٰ ھندیة، کتاب اللقطة، ۲/ ۲۸۹۔ درمختار، کتاب اللقطة، ۶/ ۴۲۷۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۶۳۔

حرام نہیں ہے۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ "غصہ حرام ہے" (یہ بات دُرست نہیں) البتہ غصہ کی وجہ سے کوئی گناہ کا کام کیا تو جیسا وہ گناہ ہو گا ویسا ہی اس کا حکم بھی ہو گا۔

توبہ کے ساتھ ساتھ بندے سے مُعافی بھی ضَروری ہے

سوال: کسی کو تنگ کرنے کے بعد صرف اللہ پاک سے مُعافی مانگنا کافی ہے؟

جواب: اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ جس بندے کو تنگ کیا ہے اس سے بھی مُعافی مانگنی ہو گی۔

عاجزی کے طور پر خود کو شیطان کہنا

سوال: عاجزی کے طور پر خود کو شیطان کہنا کیسا؟

جواب: عاجزی کے طور پر خود کو شیطان کہنا غَلَط ہے۔ البتہ عاجزی کے طور پر خود کو گناہ گار کہنا بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے ثابت ہے۔

واجب کا تارِک گناہ گار ہے

سوال: اگر چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور سننے والا جواب نہ دے تو کیا گناہ گار ہو گا؟

جواب: اگر اس نے واجب ترک کیا ہے تو گناہ گار ہو گا۔[1]

جس طواف کے بعد سعی ہو گی اس میں رَمل بھی ہو گا

سوال: کیا ہر طواف میں رَمل ہے؟

جواب: جس طواف کے بعد سَعی ہوتی ہے اِس طواف میں رَمل کیا جاتا ہے[2] جیسے حج و عمرے میں سَعی ہے۔ طوافُ الزیارۃ سے پہلے اِحرام کے ساتھ نفل طواف میں اِضطباع اور رَمل کرلے اور حج کی سَعی بھی کر سکتا ہے۔ اب طوافُ الزیارۃ کے بعد نہ سَعی ہے اور نہ طواف میں اِضطباع اور رَمل ہے، کیونکہ وہ ایک نفل طواف میں حج کا اِضطباع اور رَمل کر

1 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ۹ / ۶۸۳ ملخصاً۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۱۱۰۱، حصہ:۶۔

www.dawateislami.net

چکا ہے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ تَرتیب لکھی ہے۔[1] اب وہ نارمل کپڑوں اور انداز میں طواف کرے گا۔ اگر نفل طواف میں اِضطباع نہیں کیا تو اب طوافُ الزیارۃ میں نہیں کر سکتا البتہ رَمل اور اس کے بعد سَعی کر سکتا ہے۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) حج کی نیت کرنے کے بعد وہ نفلی طواف کرے گا اور اس طوف میں رَمل اور اِضطباع بجالائے گا۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	10 سال کی عمر میں نماز روزے کی پابندی کرنی چاہیے	9
توبہ کی قبولیت کی علامات	1	محمد مجتبیٰ نام رکھ سکتے ہیں	9
اِنسان سے پہلے زمین پر جِنّات رہتے تھے	2	حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عاشقِ مدینہ تھے	10
اُمَّت سے بے پناہ محبت	3	بڑی عمر والوں کو بھی قرآنِ پاک دُرُست پڑھنا سیکھنا چاہیے	10
جہنم ساتویں زمین کے نیچے ہے	4	دُنیا میں جنَّت کی خوشبو	11
دُرُودِ پاک پڑھنے کی بَرَکتیں	4	دوسرے کو حقیر جاننا تکبر ہے	11
نیک میاں بیوی جنَّت میں ایک ساتھ رہیں گے	4	عام آدمی کو دعوتِ اسلامی کا تعارف کروانے کا طریقہ	12
والدین کی جتنی بھی خدمت کی جائے کم ہے	5	دکان پر کوئی اپنی چیز بھول جائے تو دکاندار کیا کرے؟	13
ساس سسر کا بہو پر سختی کرنا دُرُست نہیں	5	قمیص کی سائیڈ والی جیب میں مسواک رکھ سکتے ہیں	13
بیوی اپنے شوہر اور ان کے گھر والوں کی دل جوئی کی نیت کرے	6	کیا رَمضانُ المبارک میں غصہ حرام ہے؟	13
”میرا شوہر میرے ماں باپ کو کھا گیا“ کہنا کیسا؟	6	توبہ کے ساتھ ساتھ بندے سے مُعافی بھی ضَروری ہے	14
شوہر پر بیوی کا نان نفقہ واجب ہوتا ہے	7	عاجزی کے طور پر خود کو شیطان کہنا	14
بھول کر نمازِ تراویح کی تین رَکعتیں پڑھنے کا حکم	8	واجب کا تارِک گناہ گار ہے	14
بچوں میں طاقت ہونے کی صورت میں انہیں روزہ رکھنے دیجیے	9	جس طواف کے بعد سَعی ہوگی اس میں رَمل بھی ہوگا	14

[1] ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۴۴ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
تفسیر الطبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
الدر المنثور	امام ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
بخاری	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مستدرک	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن عبدُ اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
طبقات الکبریٰ	عبد الوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الفکر بیروت
الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی	قاضی عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مکاشفۃ القلوب	ابو حامد محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
بستانُ المحدثین	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، متوفی ۱۲۳۹ھ	کراچی
الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
کتاب العظمۃ	عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصبہانی، متوفی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
درمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ قاضی خان	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ’’**غورِ وفکر**‘‘ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ’’مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔‘‘ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ’’**مَدَنی اِنعامات**‘‘ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ’’**مَدَنی قافلوں**‘‘ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net